حمد

ذرّے ذرّے میں ہے جلوا تیرا

سید حباب ترمذی

تو ہے معبود میں بندا تیرا — کچھ تقابل نہیں میرا تیرا
تیری عظمت کا پتہ دیتا ہے — یہ فلک بوس ہمالا تیرا
عرش پر دھوم مچے گی جس کی — میں پڑھوں گا وہ قصیدا تیرا
متفق جس پہ ہو دنیا ساری — نام سوچوں گا اک ایسا تیرا
یہ مساجد یہ نمازی تیرے — یہ بخاری یہ شوالا تیرا
غنچے غنچے میں ہے خوشبو تیری — ذرّے ذرّے میں ہے جلوا تیرا
ہو گئی شب کی سیاہی کافور — ہائے یہ نور کا تڑکا تیرا
خشک لب ہوگئے ہوں تر جیسے — دیکھ کر لالۂ صحرا تیرا
داد دی بڑھ کے جنوں نے مجھ کو — نام جب ذہن پہ لکھا تیرا
اس کو اتنا ہی سکوں ملتا ہے — جسکو جتنا ہے بھروسا تیرا
کوئی رُت ہو کوئی موسم ہو حباب — شکر کرتا ہے ہمیشہ تیرا

نعت

سید کاشف گیلانی

حقیقت میں نہیں دولت کوئی ایمان سے بڑھ کر

نہیں احساں کسی کا آپ کے احسان سے بڑھ کر — وہ دیتے ہیں گدا کو وُسعتِ دامان سے بڑھ کر
زمانے بھر کے داناؤں سے کہہ دو تم ہو دیوانے — کوئی دستور لا سکتے ہو تم قرآن سے بڑھ کر
بظاہر دولت دنیا فضیلت کا وسیلہ ہے — حقیقت میں نہیں دولت کوئی ایمان سے بڑھ کر
خدا شاہد ہے فرمانِ نبوّت سب سے بالا ہے مُروت جو — نہیں فرمان کوئی آپ کے فرمان سے بڑھ کر
کرے غیروں سے اپنوں سے کرے نفرت — کوئی ناداں نہیں دنیا میں اس نادان سے بڑھ کر
سبھی اظہار کرتے ہیں بس اپنے اپنے جذبوں کا — وگرنہ نعت کیا لکھے کوئی حسّان سے بڑھ کر
ہزاروں کو ملی ہے فقر کے دربار میں مسند — مگر کوئی کہاں ہے بوذر و سلمان سے بڑھ کر
پکارا دشمنوں نے جس کو صادق اور امیں کہہ کر — کسی کی شان ہو سکتی ہے اس کی شان سے بڑھ کر
جو مخلوقِ خدا سے مہرباں ہو کر نہیں ملتا — وہ بے شک آدمی ہو تب بھی ہے حیوان سے بڑھ کر

وہ میری جان لے کر بھی اگر خوش ہوں تو حاضر ہوں
میں کاشف چاہتا ہوں ان کو اپنی جان سے بڑھ کر